83829 - فوت شدگان کے لیے قرآن خوانی کا حکم

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں اپنی عمر کے آخری چار برس بیمار رہے اور رمضان المبارک میں فوت ہوئے تو ان کی عمر باون برس (52) تھی وہ فالج اور شوگر اور بلڈ پریشر کے مریض تھے نہ تو حرکت کر سکتے تھے اور چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھے.
میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کے لیے نمازوں سے چھٹکارا یا خلاصی کی کوئی صورت ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی مشائخ اور پیروں کے ذریعہ ان پر قرآن مجید پڑھا جائے یہ کام وہی کر سکتے تھے تو ایسا ہو سکتا ہے، لیکن بعض رائے اس کے مخالف ہیں، میں سوال کا جواب چاہتا ہوں، اور پھر والد صاحب پر آخری ایام کے روزوں کا کفارہ بھی ہے یا نہیں کیونکہ وہ خطرناک مرض کا شکار تھے یا کہ ان کے لیے نمازوں سے چھٹکارا کے لیے لوگوں کے کہنے کے مطابق قرآن خوانی کی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

قرآن مجید کی تلاوت کرنا خالصتا بدنی عبادات میں شامل ہوتا ہے، فوت شدہ کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اجرت لینا جائز نہیں، اور قرآن خوانی کرنےوالے کو اجرت دینا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ اس میں اجروثواب بھی نہیں ہے، اور اس حالت و صورت میں اجرت دینے اور لینے والا دونوں ہی گنہگار ہونگے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قرآت پر کسی شخص کو اجرت اور مزدوری پر لانا اور قرآت فوت شدہ شخص کو ہدیہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کسی بھی امام سے منقول نہیں، بلکہ علماء کرام کا کہنا ہے:

" مال کی بنا پر قرآت کرنے والے قارئ کو کوئی اجروثواب نہیں ملتا، تو جب اسے ہی ثواب حاصل نہیں ہو رہا تو وہ میت کو کیا دے گا " انتہی

اس میں اصل یہ ہے کہ: عبادات حظر و ممانعت پر مبنی ہیں، اس لیے عبادت اسی صورت میں ہی کی جائیگی جب اس کی مشروعیت پر کوئی شرعی دلیل مل جائے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم اللہ تعالى كى اطاعت كرو، اور رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كى اطاعت كرو .

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

اور ايك روايت ميں فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم كچھ اس طرح ہے:

" جس كسى نے بھى ہمارے اس امر (دين) ميں كوئى نيا كام نكالا جو اس ميں سے نہيں تو وہ مردود ہے "

اور يہ عمل فوت شدگان كے ليے قرآن خوانى كے ليے اجرت اور قرآن خوانى ايسا عمل ہے ہمارے علم كے مطابق تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نہ خود ايسا عمل كيا اور نہ ہى آپ كے صحابہ كرام ميں سے كسى نے، اور پھر سب سے بہتر اور اچھا طريقہ تو محمد صلى اللہ عليہ وسلم كا ہے اور برا ترين طريقہ دين ميں بدعات ہيں.

اور سارى خير و بھلائى تو اسى ميں ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ كى اچھے قصد كے ساتھ پيروى كى جائے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جو كوئى اپنے آپ كو اللہ كے مطيع كر دے اور وہ مسحن ہو تو اس نے مظبوط رسى كو تھاما .

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

ہاں بلكہ جو اپنے آپ كو اللہ كا مطيع كر دے اور وہ احسان كرنے والا ہو تو اس كے ليے اس كے پروردگار كے ہاں اجروثواب ہے اور نہ تو اسے كوئى غم ہو گا اور نہ ہى وہ پريشان ہونگے .

اور سارے كا سارا شر و برائى رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ كى مخالفت اور اللہ كے علاوہ كسى دوسرے كے ليے عمل كرنا ہے. انتہى

ماخوذ از: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ.

لہذا اس عمل كى شريعت ميں كوئى دليل اور اصل نہيں ملتى، بلكہ يہ مذموم بدعت ہے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نہ تو خود ايسا كيا اور نہ ہى اس عمل كى طرف ہمارى راہنمائى فرمائى، اور پھر آپ كے بعد صحابہ كرام ميں سے

بھی کسی ایک نے ایسا عمل نہیں کیا، اس لیے ایسے عمل کو مومن اور مسلمان شخص کے لیے سرانجام دینا جائز نہیں.

دوم:

میت کے لیے تو مشروع یہ ہے کہ اس کے لیے دعا کی جائے اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کی جائے، جیسا کہ درج ذیل روایت میں مذکور ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے عمل جاری رہتے ہیں: صدقہ جاریہ یا پھر نفع مند علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، یا نیك و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کي شرح میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور اسی طرح صدقہ کا بھی، لیکن قرآن خوانی کرنا اور میت کو ایصال ثواب اور قرآن خوانی کا ثواب میت کو ہدیہ کرنا، اور اس کی جانب سے نماز ادا کرنا امام شافعی اور جمہور علماء کے ہاں یہ میت کو نہیں پہنچتا " انتہی مختصرا

مزید آپ سوال نمبر (12652) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لہذا آپ اپنے والد کے زیادہ سے زیادہ اور بکثرت دعا کریں اور جتنی استطاعت رکھتے ہوں ان کی جانب سے صدقہ کریں، اور اگر والد نے حج یا عمرہ نہیں کیا تھا اور آپ کے لیے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا ممکن ہو اور استطاعت رکھتے ہوں تو حج و عمرہ بھی کریں، ان شاء اللہ یہ اسے فائدہ دیگا.

اور فوت شدہ والد کے ساتھ حسن سلوك اور نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ والد کے دوست و احباب اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی جائے.

اور مومن شخص کے لیے مرض و بیماری تو اللہ تعالی گناہوں سے کفارہ بنا دیتا ہے، اور اسی طرح یہ اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہے لیکن اس کے صبر و تحمل اور اجروثواب کی نیت رکھنا شرط ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان شخص کو جو بھی تکلیف اور مصیبت اور غم و پریشانی اوراذیت آتی ہے، حتی کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے اسے اللہ تعالی اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5642) صحیح مسلم حدیث نمبر (2573).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمان فوت شدگان پر رحم فرمائے.

واللہ اعلم.